تیرھواں مقالہ

تعلیماتِ رضویہ

(اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات)

مولانا احمد حسین قاسم الحیدری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله العلي الكبير و الصلوٰة والسلام على رسوله البشر النذير وعلى آله و صحبه اهل الا دب و التو قير ۔امابعد۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکتہ امام اہل سنت مجدد دین وملت حضرت مولانا حاجی حافظ قاری مفتی امام احمد رضاخان صاحب سنی حنفی قادری بریلوی علیہ الرحمۃ عظیم المرتبت عالم دین، جلیل القدر محدث، راسخ الرائے مفسر قرآن، دقیق النظر فقیہہ اسلام، نکتہ بیں مفتی اعظم، دقیق النظر محقق، صائب الفکر مفکرِ اسلام، مایہ ناز خطیب، پچاس علوم میں مہارت تامہ رکھنے والے، ایک ہزار سے زائد بے نظیر دینی کتب ورسائل تصنیف کرنے والے، بے دینوں، بدمذہبوں سے کامیاب مقابلہ فرمانے والے، بے لوث مبلغ اسلام، نڈر مجاہد دین، قادر الکلام نعت گو شاعر، سچے عاشق رسول مقبول ﷺ اور سلسلۂ عالیہ قادریہ کے سربرآوردہ پیر طریقت تھے۔رحمتہ اللہ علیہ تعالیٰ علیہ

تمہاری شان میں جو کچھ کہوں اس سے سوا تم ہو
قسیم جان عرفاں اے شہ احمد رضا تم ہو

اعلیٰ حضرت کی انہی بے شمار خداداد خوبیوں اور دینی خدمات جلیلہ کی بناپر عرب وعجم کے جید علمائے اہل سنت اور مشائخ ملت نے آپ کو چودھویں صدی ہجری کا مجدد قرار دیا۔اور آپ ہی وہ برگزیدہ شخصیت ہیں کہ جن کی دینی خدمات اور تجدیدی کارناموں کی وجہ سے آج سواد اعظم اہل سنت وجماعت کو سنی بریلوی کے نام سے مشخص کیا جاتا ہے۔اور سنی کے ساتھ جب تک بریلوی کے لفظ کا اضافہ نہ کیا جائے اصلی اور جعلی سنی میں امتیاز حاصل نہیں ہوتا۔یعنی جو شخص اعلیٰ حضرت بریلوی کے مسلک کا پابند ہے اسے اصلی سنی سمجھا جاتا ہے۔اور جو بدبخت آپ کی شان عظمت کا منکر اور آپ کے مسلک برحق سے منحرف ہے اسے جعلی سنی کہا جاتا ہے۔

؎ دکھائی راہ توحید ورسالت اک زمانے کو
ہراک گمراہ وگم گشتہ کے بے شک راہنما تم ہو

؎ عمر بھر ہوں نصیبوں میں اسی دربار کے ٹکڑے
نہ چھوٹے یا الٰہی آستاں احمد رضاخان کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

ہم اس مختصر مقالہ ''تعلیمات رضویہ'' میں اسی باخدا عالم اجل کے بعض ایمان افروز تعلیمات مبارکہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسے گمراہوں کی ہدایت کا ذریعہ اور نجات کا سبب بنائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا خان صاحب قادری بریلوی قدس سرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں۔

عبادت تعظیم رسول کے بغیر بے کار ہے

''پھر جب تک نبی ﷺ کی سچی تعظیم نہ ہو عمر بھر عبادت الٰہی میں گزارے سب بیکار و مردود ہے۔ بہتیرے جوگی اور راہب ترکِ دنیا کر کے اپنے طور پر ذکر و عبادت الٰہی میں عمر کاٹ دیتے ہیں۔ بلکہ ان میں بہت وہ ہیں کہ لاالہ الا اللہ کا ذکر سیکھتے اور ضربیں لگاتے ہیں۔ مگر ازاں جا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی تعظیم نہیں۔ کیا فائدہ۔ اصلاً قابل قبول بارگاہ الٰہی نہیں۔ اللہ عزوجل ایسوں ہی کو فرماتا ہے ''عمل کریں۔ مشقتیں بھریں اور بدلہ کیا ہو گا یہ کہ بھڑکتی آگ میں پیٹھیں گے'' العیاذ باللہ تعالیٰ منہ

مسلمانو! کہو محمد رسول اللہ ﷺ کی تعظیم مدارِ ایمان و مدار نجات و مدار قبول اعمال ہوئی یا نہیں؟ کہو ہوئی اور ضرور ہوئی۔ (تمہید ایمان ص ۳)

گستاخ رسول سے بیزاری فرض ہے

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے '' کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنا کہہ لینے پر چھوڑ دیئے جائیں گے۔ کہ ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ ہو گی'' (العنکبوت) یہ آیت مسلمانوں کو ہوشیار کر رہی ہے کہ دیکھو کلمہ گوئی اور زبانی ادعائے مسلمانی پر تمہارا چھٹکارا نہ ہو گا۔ ہاں سنتے ہو آزمائے جاؤ گے آزمائش میں پورے نکلے تو مسلمان ٹھہرو گے۔ ہر شئے کی آزمائش میں یہی دیکھا جاتا ہے کہ جو باتیں اس کے حقیقی واقعی ہونے کو درکار ہیں وہ اس میں ہیں یا نہیں۔ ابھی قرآن و حدیث ارشاد فرما چکے کہ ایمان کے حقیقی و واقعی ہونے کو دو باتیں ضرور ہیں۔ محمد رسول اللہ ﷺ کی تعظیم اور محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت کو تمام جہاں پر تقدیم۔ تو اس کی آزمائش کا یہ صریح طریقہ ہے۔ کہ تم کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

جن لوگوں سے کیسی ہی تعظیم، کتنی ہی عقیدت، کتنی ہی دوستی اور کیسی ہی محبت کا علاقہ ہو، جیسے تمہارے باپ، تمہارے اصحاب، تمہارے مولوی، تمہاری اولاد، تمہارے بھائی، تمہارے حافظ، تمہارے مفتی اور تمہارے واعظ وغیرہ وغیرہ کسے باشد۔ جب وہ محمد رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کریں اصلاً تمہارے قلب میں ان کی عظمت، ان کی محبت کا نام و نشان نہ رہے۔ فوراً ان سے الگ ہو جاؤ۔ دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔ ان کی صورت، ان کے نام سے نفرت کھاؤ، پھر تم نہ اپنے رشتے، علاقے دوستی الفت کا پاس کرو نہ ان کی مولویت، مشیخیت، بزرگی، فضیلت کو خطرے میں لاؤ کہ آخر یہ جو کچھ تھا محمد ﷺ کی ہی غلامی کی بنا پر تھا۔ جب یہ شخص ان کی شان میں گستاخ ہوا پھر ہمیں اس سے کیا علاقہ رہا۔ اس کے جبے عمامے پر کیا جائیں۔ کیا بہترے یہودی جبے نہیں پہنتے، عمامے نہیں باندھتے۔ اس کے نام، علم و ظاہری فضل کو لے کر کیا کریں۔ بہتیرے پادری بکثرت فلسفی بڑے بڑے علوم و فنون نہیں جانتے اور اگر یہ نہیں بلکہ محمد رسول اللہ ﷺ کے مقابل تم نے اس کی بات بنانی چاہی اس نے حضور ﷺ سے گستاخی کی اور تم نے اس سے دوستی نباہی یا اسے ہر برے سے بدتر برا نہ جانا یا اسے برا کہنے پر برا مانا یا اسی قدر کہ تم نے اس امر میں بے پرواہی منائی یا تمہارے دل میں اس کی طرف سے سخت نفرت نہ آئی تو للہ اب تم ہی انصاف کر لو کہ تم امتحان میں کہاں سے پاس ہوئے۔ قرآن و حدیث نے جس پر حصول ایمان کا مدار رکھا تھا۔ اس سے کتنی دور نکل گئے۔ مسلمانو کیا جس کے دل میں رسول اللہ ﷺ کی تعظیم ہو گی۔ وہ ان کے بدگو کی وقعت کر سکے گا اگرچہ اس کا پیر یا استاد یا پدر ہی کیوں نہ ہو۔ کیا جسے محمد رسول اللہ تمام جہان سے زیادہ پیارے ہوں وہ ان کے گستاخ سے فوراً سخت شدید نفرت نہ کرے گا ۔ اگرچہ اس کا دوست یا برادر پسر ہی کیوں نہ ہو۔ للہ اپنے حال پر رحم کرو۔ اور اپنے رب کی بات سنو۔ دیکھو وہ کیونکر تمہیں اپنی رحمت کی طرف بلاتا ہے۔" (تمہید ایمان ص ۴)

حضور سب سے بڑھ کر محبوب ہیں۔

اس آیت (قل ان کان اباء کم الآیۃ) سے معلوم ہوا کہ جسے دنیا جہان میں کوئی معزز کوئی عزیز، کوئی مال، کوئی چیز اللہ و رسول سے زیادہ محبوب ہو وہ بارگاہ الٰہی سے مردود ہے۔ اللہ اسے اپنی طرف راہ نہ دے گا۔ اسے عذاب الٰہی کے انتظار میں رہنا چاہئے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ منہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

"(تمہید ایمان ص ۴)

گمراہ مولوی کی تعظیم منع ہے

بھائیو! عالم کی عزت تو اس بنا پر تھی کہ وہ نبی کا وارث ہے۔ نبی کا وارث وہ جو ہدایت پر ہو اور جب گمراہی پر ہے تو نبی کا وارث ہوا یا شیطان کا۔ اس وقت اس کی تعظیم نبی کی تعظیم ہوتی اب اس کی تعظیم شیطان کی تعظیم ہو گی۔ یہ اس صورت میں ہے کہ عالم کفر سے نیچے کسی گمراہی میں ہو جیسے بد مذہبوں کے علماء پھر اس کا کیا پوچھنا جو خود کفر شدید میں ہو۔ اسے عالم دین جاننا ہی کفر ہے۔ نہ کہ عالم دین جان کر اس کی تعظیم کرنا۔" (تمہید ایمان ص ۲۰)

بے ادبی کا لفظ کلمہ ء کفر ہے

دیکھو اللہ گواہی دیتا ہے کہ نبی کی شان میں بے ادبی کا لفظ کلمہ ء کفر ہے۔ (تمہید ایمان ص ۲۲)

اور اسی کتاب کے صفحہ نمبر ۳۵ میں فرماتے ہیں۔ ابھی شفاء و بزازیہ و درر و بحر و نہر و فتاویٰ خیریہ و مجمع الانہر و در مختار وغیرہا کتب معتمدہ سے سن چکے کہ جو شخص حضور اقدس ﷺ کی تنقیص شان کرے کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے"

اہل قبلہ کون ہیں؟

اصل بات یہ ہے کہ اصطلاح ائمہ میں اہل قبلہ وہ ہے کہ تمام ضروریات دین پر ایمان رکھتا ہو۔ ان میں سے ایک بات کا بھی منکر ہو تو قطعاً یقیناً اجماعاً کافر مرتد ہے ایسا کہ جو اسے کافر نہ کہے خود کافر ہے۔" (تمہید ایمان ص ۲۷)

گستاخ رسول کی توبہ مقبول نہیں

سید عالم ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے کی توبہ ہزار ہا ائمہ دین کے نزدیک اصلاً قبول نہیں اور اسی کو ہمارے علمائے حنفیہ سے امام بزازی و امام محقق علی الاطلاق ابن الہمام و علامہ مولا خسرو صاحب درر و غرار و علامہ زین بن نجیم صاحب نہر الفائق و علامہ ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ غزی صاحب تنویر الابصار و علامہ خیر الدین رملی صاحب فتاویٰ خیریہ و علامہ شیخی زادہ صاحب مجمع الانہر و علامہ مدقق محمد بن علی حصکفی صاحب در مختار وغیرھم عمائد کبار علیہم رحمۃ العزیز الغفار نے اختیار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

فرمایا''(تمہید ایمان ص ۳۱)

''ایک پہلو اسلام کا'' سے کیا مراد ہے؟

بلکہ فقہائے کرام نے یہ بھی فرمایا کہ جس مسلمان سے کوئی لفظ ایسا صادر ہو جس میں سو پہلو نکل سکیں ان میں ننانوے پہلو کفر کی طرف جاتے ہوں اور ایک اسلام کی طرف تو جب تک ثابت نہ ہو جائے کہ اس نے خاص کوئی پہلوئے کفر کا مراد رکھا ہے ہم اسے کافر نہ کہیں گے کہ آخر ایک پہلو اسلام کا بھی تو ہے۔ کیا معلوم شاید اس نے یہی پہلو مراد رکھا ہو اور ساتھ ہی فرماتے ہیں کہ اگر واقع میں اس کی مراد کوئی پہلوئے کفر ہے تو ہماری تاویل سے اسے فائدہ نہ ہو گا۔ وہ عند اللہ کافر ہی ہو گا۔(تمہید ایمان ص ۳۴)

احتمال معتبر کونسا ہے۔

''احتمال وہ معتبر ہے جس کی گنجائش ہو۔ صریح بات میں تاویل نہیں سنی جاتی ورنہ کوئی بات بھی کفر نہ رہے۔ مثلاً زید نے کہا خدا دو ہیں۔ اس میں یہ تاویل ہو جائے کہ لفظ خدا سے بحذف مضاف حکم خدا مراد ہے۔ یعنی قضا دو ہیں مبرم و معلق جیسے قرآن عظیم میں فرمایا الا ان یاتی اللہ ای امر اللہ''
(تمہید ایمان ص ۴۷)

گستاخ کی محبت سے بچو

ان آیتوں والذین یوء ذون رسول اللہ لھم عذاب الیم اوران الذین یوء ذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والآ خرۃ و اعدلھم عذابا مھینا ۔ سے اس شخص پر جو رسول اللہ ﷺ کے بد گویوں سے محبت کا برتاؤ کرے سات کوڑے ثابت ہوئے (۱) ظالم ہے (۲) گمراہ ہے (۳) کافر ہے (۴) اس کے لیے دردناک عذاب ہے (۵) آخرت میں ذلیل و خوار ہو گا (۶) اس نے اللہ واحد قہار کو ایذا دی (۷) اس پر دونوں جہاں میں خدا کی لعنت ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ منہ۔ اے مسلمان اے مسلمان اے امتی سید الانس والجان ﷺ خدارا ذرہ انصاف کر۔ وہ سات بہتر ہیں جو ان لوگوں سے یک لخت ترک علاقہ کر دینے پر ملتے ہیں کہ دل میں ایمان جم جائے۔ اللہ مددگار ہو۔ جنت مقام ہو۔ اللہ والوں میں شمار ہو۔ مرادیں ملیں۔ خدا تجھ سے راضی ہو تو خدا سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

راضی ہو یا یہ سات بھلے ہیں۔ جو ان لوگوں سے تعلق لگا رہنے پر پڑیں گے۔ کہ ظالم گمراہ کافر جہنمی ہو۔ آخرت میں خوار ہو۔ خدا کو ایذا دے۔ خدا دونوں جہاں میں لعنت کرے۔ ہیہات ہیہات کون کہہ سکتا ہے کہ یہ سات اچھے ہیں۔ کون کہہ سکتا ہے کہ وہ سات چھوڑنے کے ہیں"
(تمہید ایمان ص۹)

دامن مصطفیٰ تھامو

"مگر اتنا سمجھ لو کہ محمد رسول اللہ ﷺ کا دامن چھوڑ کر زید و عمرو کا ساتھ دینے والا کبھی فلاح نہ پائے گا۔"(تمہید ص۴۶)

وہابی سے مصافحہ حرام ہے

"جو نذر و نیاز کو حرام بتائے اور شربت نیاز کی نسبت وہ ناپاک ملعون لفظ کہے وہ نہ ہو گا مگر وہابی ---اور اس سے مصافحہ حرام اور اسے سلام کرنا ناجائز و گناہ ہے"(فتاویٰ رضویہ ص۲۱۸ جلد چہارم)

وہابی کی تعظیم حرام ہے

"چونکہ وہابی سے نکاح پڑھوانے میں اس کی تعظیم ہوتی ہے جو حرام ہے لہذا احتراز لازم ہے"
(ملفوظات ص۱۵ جلد سوم)

وہابی کے لیے دعا فضول ہے

"وہابیہ کے لیے دعا فضول ہے فہم لا یعودون ان کے لیے آچکا ہے۔ وہابی کبھی لوٹ کر نہ آئے گا اور جو ہدایت پا جائے وہ وہابی نہ تھا ہو چلا تھا۔"(ملفوظات ص۷ ۳ جلد سوم)

وہابی کی آذان باطل ہے

جس طرح ان کی (وہابیہ کی) نماز باطل اسی طرح آذان بھی (باطل ہے) ہاں تعظیماً اللہ کے نام پر جل شانہ 'اور نام اقدس پر درود شریف پڑھے۔"(ملفوظات ص۱۱۸ جلد سوم)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Scanned by CamScanner

وہابی کے پیچھے نماز باطل ہے

جو قرات غلط پڑھتا ہو جس سے معنی فاسد ہوں یا وضو یا غسل نہ کرتا ہو یا ضروریات دین سے کسی چیز کا منکر ہو جیسے وہابی، رافضی، غیر مقلد، نیچری، قادیانی، چکڑالوی وغیرھم ان کے پیچھے نماز باطل محض ہے (احکام شریعت ص ۱۲۸)

بدمذہب کو بدمذہب کہنا چاہیے

کافر کو کافر، رافضی کو رافضی، خارجی کو خارجی، وہابی کو وہابی ضرور کہا جائے گا اور وہ ہمیں برا کہیں تو اس کی کیا پرواہ، ہمارے پیشواؤں صدیق و فاروق کو انتقال فرمائے ہوئے تیرہ سو برس گزرے آج تک ان کو برا کہنا نہیں چھوٹتا'' (ملفوظات ص ۵۶ ج ۱)

بدمذہب کی صحبت کی شامت بہت بری ہے

اکثر لوگ بدمذہبوں کے پاس جان بوجھ کر بیٹھتے ہیں۔ یہ حرام اور بدمذہب ہو جانے کا اندیشہ کامل اور دوستانہ ہو تو دین کے لیے زہر قاتل۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ ایا کم وایاھم لایضلونکم ولایفتنونکم۔ انہیں اپنے سے دور کرو اور ان سے دور بھاگو۔ وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈالیں اور اپنے نفس پر اعتماد کرنے والا بڑے کذاب پر اعتماد کرتا ہے۔ انھا اکذب شئی اذاحلفت فکیف اذاوعدت۔ یعنی نفس اگر کوئی بات قسم کھا کر کہے تو سب سے بڑھ کر جھوٹا ہے نہ کہ جب خالی وعدہ کرے۔ صحیح حدیث میں فرمایا جب دجال نکلے گا کچھ اسے تماشے کے طور پر دیکھنے جائیں گے کہ ہم تو اپنے دین پر مستقیم ہیں۔ ہمیں اس سے کیا نقصان ہوگا۔ وہاں جا کر ویسے ہی ہو جائیں گے۔ حدیث میں ہے نبی ﷺ نے فرمایا میں حلف سے کہتا ہوں کہ جو جس قوم سے دوستی رکھتا ہے اس کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا۔ سید عالم ﷺ کا ارشاد ہمارا ایمان اور پھر حضور کا حلف سے فرمانا۔ دوسری حدیث ہے۔ جو کافروں سے صحبت رکھے گا وہ انہیں میں سے ہے۔ امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ شرح الصدور میں نقل فرماتے ہیں کہ ایک شخص روافض کے پاس بیٹھا کرتا تھا جب اس کا نزع کا وقت آیا۔ لوگوں نے حسب معمول اسے کلمہ طیبہ کی تلقین کی کہا نہیں کہا جاتا۔ پوچھا کیوں؟ کہا یہ دو شخص کھڑے کہہ رہے ہیں تو ان کے پاس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

بیٹھا کرتا تھا جو ابو بکر و عمر کو برا کہتے تھے۔ اب یہ چاہتا ہے کہ کلمہ پڑھ کر اٹھے ہر گز نہ پڑھنے دیں گے۔ یہ نتیجہ ہے بدمذہبوں کے پاس بیٹھنے کا۔ جب صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بد گویوں سے میل جول کی یہ شامت ہے تو قادیانیوں اور وہابیوں اور دیوبندیوں کے پاس نشست و برخاست کی آفت کس قدر شدید ہو گی۔ ان کی بد گوئی صحابہ تک ہے۔ اور ان کی انبیاء اور سید الانبیاء اور اللہ عزوجل تک"(ملفوظات ص ۷۳ ج۲)

جاہلوں سے نرمی برتو۔

جن لوگوں کے عقائد مذبذب ہوں ان سے نرمی برتی جائے کہ وہ ٹھیک ہو جائیں یہ جو وہابیہ میں بڑے بڑے ہیں ان سے بھی ابتداً بہت نرمی کی گئی مگر چونکہ اُن کے دلوں میں وہابیت راسخ ہو گئی تھی اور مصداق ثم لا یعو دون حق نہ مانا اس وقت سختی برتی گئی کہ رب عزوجل فرماتا ہے۔ یآ یھا النبی جاهد الكفار و المنا فقين واغلظ عليهم۔ اے نبی جہاد فرماؤ کافروں اور منافقوں پر اور ان پر سختی کرو۔ اور مسلمانوں کو ارشاد فرمایا۔ وليجدو ا فيكم غلظةً۔ لازم ہے کہ وہ تم میں درشتی پائیں"(ملفوظات ص۱۴۱ ج۱)

بدمذہب کو مسجد سے نکال دینا چاہیے

جہاں اختلافاتِ فرعیہ ہوں جیسے باہم حنفیہ و شافعیہ وغیرھا فرق اہل سنت میں وہاں ہرگز ایک دوسرے کو برا کہنا جائز نہیں اور فحش دشنام جس سے ذہن آلودہ ہو کسی کو بھی نہ چاہیے۔ صدر اسلام میں منافق لوگ مسلمانوں میں گھلے ملے رہتے تھے۔ نمازیں ساتھ پڑھتے، مجالس میں پاس بیٹھتے شریک رہتے تھے مگر اللہ عزوجل نے صاف ارشاد فرمایا تھا کہ یہ گھال میل جو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں یوں رہنے نہ دے گا۔ ضرور خبیثوں کو طیبوں سے الگ کردے گا۔ قال تعالیٰ وما كان الله ليذر المؤمنين علىٰ ما انتم عليه حتى يميز الخبيث من الطيب۔ اس کے بعد بھری مسجد میں خاص جمعہ کے دن علیٰ رؤوس الاشھاد حضور اقدس سید عالم ﷺ نے نام بنام ایک ایک کو فرمایا۔ اخرج یافلان فانک منافق۔ اے فلاں نکل جا تو منافق ہے۔ اخرج یافلان فانک منافق۔ اے فلاں نکل جا تو منافق ہے۔ نماز سے پہلے سب کو نکال دیا۔ یہ حدیث طبرانی و ابن ابی حاتم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ مخالفین دین کے ساتھ یہ برتاؤ ان کا ہے۔ جنہیں رب العزت عز جلالہ رحمۃ للعالمین فرماتا ہے۔ جن کی رحمت رحمت الٰہیہ کے بعد تمام جہان کی رحمت سے زیادہ ہے۔ ﷺ "(ملفوظات ص۵۱ ج۱)

بد مذہب کی پردہ دری ضروری ہے

"کافر کو کافر، رافضی کو رافضی، خارجی کو خارجی، اور وہابی کو وہابی ضرور کہا جائے۔ حدیث میں فرمایا۔ اترعون عن ذکر الفاجر متی یعرفہ الناس اذکروا الفاجر بما فیہ یحذرہ الناس۔ کیا تم فاجر کو برا کہنے سے پرہیز کرتے ہو۔ لوگ اُسے کب پہچانیں گے۔ فاجر کی برائیاں بیان کرو کہ لوگ اس سے بچیں (یہ حدیث امام ابو بکر بن ابی الدنیا نے کتاب ذم الغیبۃ میں، امام ترمذی محمد بن علی نے نوادر الاصول میں، حاکم نے کتاب الکنی اور شیرازی نے کتاب الالقاب میں، ابن عدی نے کامل میں، طبرانی نے معجم کتاب کبیر میں، بیہقی نے سنن کبریٰ میں، خطیب نے تاریخ میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی۔"(ملفوظات ص۵۶ ج۱)

خدا کا سچا بندہ کون ہے؟

ایک روز بارگاہِ رسالت میں صحابہ کرام حاضر ہیں۔ ایک شخص آیا اور کنارۂ مجلس اقدس پر کھڑے ہو کر مسجد میں چلا گیا۔ ارشاد فرمایا کہ کون ہے کہ اسے قتل کرے۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ اٹھے اور جا کر دیکھا وہ نہایت خشوع و خضوع سے نماز پڑھ رہا ہے۔ صدیق اکبر کا ہاتھ نہ اٹھا کہ ایسے نمازی کو عین نماز کی حالت میں قتل کریں۔ واپس حاضر ہوئے اور سب ماجرا عرض کیا۔ ارشاد فرمایا کہ کون ہے کہ اسے قتل کرے۔ فاروق اعظم اٹھے اور انہیں بھی وہی واقعہ پیش آیا۔ حضور ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا کون ہے کہ اسے قتل کرے۔ مولا علی اٹھے اور عرض کی یا رسول اللہ میں۔ فرمایا ہاں تم۔ اگر تمہیں ملے مگر تم اسے نہ پاؤ گے۔ یہی ہوا۔ مولا علی رضی اللہ عنہ جب تک جائیں وہ نماز پڑھ کر چلتا ہوا۔ ارشاد فرمایا اگر تم اسے قتل کر دیتے تو امت پر سے بڑا فتنہ اٹھ جاتا"

یہ تھا وہابیہ کا باپ جس کی ظاہری و معنوی نسل آج دنیا کو گندا کر رہی ہے۔ اس نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

مجلس اقدس کے کنارے پر کھڑے ہو کر ایک نگاہ سب پر کی اور دل میں یہ کہتا ہوا چلا گیا تھا کہ مجھ جیسا ان میں ایک بھی نہیں۔ یہ غرور تھا اس خبیث کو اپنی نماز و تقدس پر اور نہ جانا کہ نماز ہو یا کوئی عمل صالح وہ سب اس سرکار کی غلامی و بندگی کی فرع ہے۔ جب تک ان کا غلام نہ ہو لے کوئی بندگی کام نہیں دے سکتی ہے۔ ولہذا قرآن عظیم میں ان کی تعظیم کو اپنی عبادت سے مقدم رکھا کہ فرمایالتوٴ منو اباالله و رسوله و تعزروه و توقروه و تسجوه بکرة و اصیلاً۔ تا کہ تم ایمان لاؤ اللہ اور رسول پر اور اس کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو یعنی نماز پڑھو۔ تو سب میں مقدم ایمان ہے کہ بے اس کے تعظیم رسول مقبول نہیں۔ اس کے بعد تعظیم رسول ہے کہ بے اس کے نماز اور کوئی عبادت مقبول نہیں۔ یوں تو عبداللہ تمام جہان ہے۔ مگر سچا عبداللہ وہ ہے جو عبدِ مصطفےٰ ہے ورنہ عبدِ شیطان ہو گا والعیاذ باللہ تعالیٰ منہ " (ملفوظات ص ۴۷ ج ۱)

بوڑھی عورتوں کا عقیدہ اختیار کرو

جو الہیات و نبوات و معاد کو میزان عقل سے تولنا چاہے گا۔ وہ لغزش کرے گا۔ عقائد سمعیہ کے بارہ میں ان نصوص شرعیہ کے ہاتھ میں ایسا ہو جائے۔ جیسے غسال کے ہاتھ میں میت۔ بس امنا بہ کل من عند ربنا۔ یہ راستہ سیدھا ہے اور یہ عطا ہوتا ہے سلیم الطبع صحیح العقیدہ عوام کو اور خاص کر ان کی عورتوں کو اور ان کی بوڑھیوں کو۔ ان سے کتنا ہی کچھ کہو ہر گز نہ مانیں گی۔ جو سن چکی ہیں اسی پر عقیدہ رکھیں گے۔ اسی واسطے ارشاد ہوا۔ علیکم بدین العجائز۔ بوڑھیوں کا دین اختیار کرو۔ (ملفوظات ص ۳ ج چہارم)

بدمذہبوں کی کتابیں پڑھنا ناجائز ہے۔

ناقص بلکہ کامل کو بھی بلاضرورت بدمذہبوں کی کتابیں دیکھنا ناجائز ہے کہ آخر انسان ہے عین ممکن ہے کہ کوئی بات معاذاللہ دل میں جم جائے اور ہلاک ہو جائے (ملفوظات ص ۴ جلد چہارم)

بدمذہبوں کا رد فرض ہے

پہلے تلوار تھی۔ رد کی حاجت نہ تھی۔ تلوار کے ذریعہ سے سارا انتظام ہو سکتا تھا۔ کہ اب کہ ہمارے پاس سوائے رد کے کوئی علاج نہیں۔ رد کرنا فرض ہے۔ حدیث میں ارشاد ہوا اذاظھرت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

الفتن ولم يظهر العالم علمه فعليه لعنة الله والملا ئكة والناس اجمعين لا يقبل الله منه صرفاً ولا عد لاً۔ جب فتنے یا بد مذہبیاں ظاہر ہوں اور عالم اپنا علم ظاہر نہ کرے تو اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت۔ اللہ نہ اس کا فرض قبول کرے گا نہ نفل۔"

(ملفوظات ص ۴ جلد چہارم)

اللہ تعالیٰ ہم اہل سنت کو امام اہل سنت کی ان سچی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ وہذا آخر ماار دنا ایرادہ فی ہذہ الرسالۃ المبار کۃ تقبلھا اللہ تعالیٰ بمنہ العظیم ورسولہ الکریم ﷺ۔

(۲۰ ذوالقعدہ ۱۴۰۴ھ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner